تاثرات

ارضِ مقدّس کے نامور حکمراں، حرمین کے محافظ و پاسباں اور اسلامی دُنیا کے عظیم رہنما جلالۃ الملک فیصل ابن عبدالعزیز کی شہادت ایک المناک ترین سانحہ اور ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ ان کی رحلت سے نہ صرف عالمِ اسلامی کو زبردست صدمہ پہونچا ہے بلکہ پوری دُنیا ایک ایسے مدبّر سے محروم ہوگئی ہے جو قیامِ امن کے لئے ہمیشہ کوشاں رہا اور جسے ذہانت و فراست اور اعتدال پسندی کی وجہ سے عزّت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ شاہ فیصل ایک تاریخ ساز شخصیت تھے۔ ان کی ساری زندگی مسلسل جدوجہد میں گذری۔ سعودی عرب کی سیاست میں نصف صدی تک وہ مرکزی اہمیت کے حامل رہے۔ فلسطین کی آزادی اور عرب علاقوں کی بازیابی کی جدوجہد میں پیش پیش رہے۔ عرب ممالک میں اتحاد و یکجہتی پیدا کرنے میں کامیاب ہوئے اسرائیلی جارحیت اور سامراجی دسیسہ کاری کے خلاف موثر تدبیریں اختیار کیں اور ۱۹۷۳ء کی جنگ کے بعد "تیل کا حربہ" اس خوبی سے استعمال کیا کہ اس سے عالمی سیاست میں عربوں کی اہمیت بڑھ گئی اور ان کا موقف مضبوط ہوگیا۔ نہ صرف عرب ممالک بلکہ پورے عالمِ اسلامی کی فلاح و ترقی آزادی اور اتحاد و استحکام کی جدوجہد میں بھی انھوں نے موثر مدد کی، اور ہر ملک کے مظلوم مسلمانوں کی امداد کو اپنا فرض تصور کیا۔

شاہ فیصل سلطان ابن سعود کے دُوسرے فرزند تھے۔ کم سنی ہی میں انھوں نے اپنے والد کی ان مہمات میں حصّہ لینا شروع کیا جن کی تکمیل سعودی سلطنت کے قیام کی شکل میں ہوئی۔ ۱۹۲۶ء میں جب کہ ان کی عمر صرف بیس

سال تھی وہ حجاز کے وائسرائے مقرر کئے گئے۔ ۱۹۲۹ء میں وزیر ہوئے اور مختلف ممالک کا دورہ کر کے اپنے ملک کی خارجہ حکمتِ عملی کا نقشہ بنایا۔ ۱۹۳۴ء میں یمن کے خلاف جنگ میں سعودی فوجوں کی قیادت کی۔ ۱۹۴۵ء میں اقوامِ متحدہ کی تشکیل میں حصہ لیا۔ ۱۹۵۳ء میں نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ بنائے گئے اور ۱۹۵۸ء میں وزیر اعظم ہوئے۔ ۱۹۶۲ء میں وہ دوبارہ وزیر اعظم بنے اور ۱۹۶۴ء میں جب شاہ سعود معزول کر دیئے گئے تو امیر فیصل کو بادشاہ منتخب کیا گیا۔

شاہ فیصل نے گیارہ سال بادشاہت کی اور اپنے دورِ حکومت میں ملک کی قسمت بدل ڈالی۔ سعودی عرب تیل کی بے کراں دولت سے مالامال ہے اور اس سے ۲۳ ارب ڈالر سالانہ آمدنی ہوتی ہے لیکن شاہ فیصل نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ اور تیل سے ہونے والی کثیر آمدنی اپنے ملک کی ترقی، عرب ممالک کے استحکام، فلسطینی مجاہدوں کی امداد اور اسلامی مقاصد کے فروغ پر صرف کرتے تھے۔

شاہ فیصل محض ایک بادشاہ نہ تھے بلکہ پاسبانِ حرم بھی تھے مسلمانانِ عالم سے ان کا روحانی تعلق تھا۔ وہ ان کے دلوں پر حکومت کرتے تھے اور انھوں نے اسلام کی ترقی و سربلندی کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دیا تھا۔ وہ اس مقصد کی تکمیل کے لیے مسلسل جدوجہد کرتے رہے۔ ان کی کوشش تھی کہ عالمِ اسلامی ترقی و کمال کی بلندیوں سے ہم کنار ہو، متحد و مستحکم ہو اور اسلامی اخوت کو فروغ و استحکام حاصل ہو اور اس کے لئے انھوں نے سیاسی، اقتصادی، عسکری، سائنسی، ثقافتی ہر قسم کے اشتراک و تعاون کو ترقی دینے کی موثر تدبیریں اختیار کیں اور اتحاد و اخوتِ اسلامی کی زندہ اور روشن علامت بن گئے۔

شاہ فیصل کو پاکستان سے دلی محبت تھی۔ وہ پاکستان کے مخلص ترین دوست

اور پاکستانی قوم کے عظیم محسن تھے۔ انھوں نے آزمائش کی ہر گھڑی میں پاکستان کا ساتھ دیا اور مشکلات پر قابو پانے میں پوری مدد کی۔ پاکستان کی امداد کو وہ اپنا فرض سمجھتے تھے اور اس میں کبھی کمی نہ ہونے دی۔ پاکستان کے مسائل کو وہ اپنے مسائل سمجھتے تھے۔ کشمیر سے متعلق پاکستان کے موقف کے پرزور حامی تھے اور ان کی تائید کی وجہ سے یہ مسئلہ اسلامی دنیا کے ایک مسئلہ کی شکل اختیار کرنے لگا ہے۔ شاہ فیصل گذشتہ سال اسلامی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس میں شرکت کے لیے پاکستان تشریف لائے تھے جو ان کے اشتراک و تعاون سے منعقد کی گئی تھی۔ اور اس موقع پر یہ ثابت ہوگیا کہ اہلِ پاکستان کو اپنے عظیم و محترم محسن اور پاسبانِ حرم سے کس قدر دلی محبت و عقیدت ہے۔ شاہ فیصل کی رحلت نے ساری قوم کو غم زدہ اور سوگوار بنا دیا ہے۔ اس غم میں ہم بھی شریک ہیں اور بارگاہ رب العزت میں دست بہ دعا ہیں کہ وہ شاہ فیصل مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے ؛

رزاقی